بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ○ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ○ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ○ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (الواقعہ۔۷۸ تا ۸۱)

یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔اِسے کوئی نہیں چُھوسکتا سوائے پاک لوگوں کے۔تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

مُطَہَّرُون (پاک کیے ہوؤں) کی حقیقت؟؟

جناب خالد واسطی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

جناب واسطی صاحب۔مورخہ ۱۰/دسمبر ۲۰۱۴ء کی ای میل میں آپ اپنے ایک مضمون ''لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ'' میں خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔

قولہٗ۔۔''لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ قرآن پاک کے ایسے عام فہم الفاظ ہیں کہ اِن سے ہر پڑھا لکھا احمدی آگاہ ہے۔ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ اِن عربی الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ قرآنِ پاک کو پاک لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں چُھوسکتا۔اسی طرح ہر ذی شعور انسان بخوبی جانتا ہے کہ ایک ناپاک ترین انسان بھی قرآنِ پاک کو اپنے ہاتھوں میں اُٹھا سکتا ہے،اِسے چُھوسکتا ہے اور ایسا کرنے سے کوئی قانون قدرت اُسکی راہ میں حائل نہیں ہوتا۔اس لیے لامحالہ اس آیۂ کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ قرآن پاک کے حقائق ومعارف اور اسکے اندر بیان کیے گئے اَسرار ورموز سے پاک لوگوں کے علاوہ کوئی اور شخص آگاہ نہیں ہوسکتا۔عقل وخرد رکھنے والا ہر دیانتدار انسان یہ تسلیم کریگا کہ اگر کسی شخص کو خداوندِ قدوس نے یہ صلاحیت نہیں دی کہ وہ کسی جسم کو چُھو سکے تو اُسے اِسکے مغز تک رسائی کی صلاحیت کا ملنا خارج از امکان ہے۔''

اقولُ۔۔جناب واسطی صاحب۔(اولاً) گذارش ہے کہ آپ یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنی اس کتاب یعنی قرآن کریم کا علم پاک کیے ہوئے لوگوں کو ہی عنایت فرماتا ہے۔یا اُن لوگوں کو جنہیں وہ کسی عظیم مقصد کی تکمیل کیلئے مبعوث کرنا چاہے۔

(ثانیاً) قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسین اور مبارک دِل پر عربی زبان میں نازل ہوا تھا۔عربی زبان کو جاننا اور قرآن کریم کو درست قرأت کیساتھ پڑھنا ایک بات ہے لیکن اس پوشیدہ کتاب یعنی کتاب مکنون کا علم حاصل ہونا ایک دوسری بات ہے۔آپ کو واضح رہے کہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو انسان عربی زبان کو جانتا ہو اور قرآن کریم کو بھی درست قرأت کیساتھ پڑھتا ہو اُسے ہی قرآن کریم یعنی اس کتاب مکنون کا علم دیا جائے بلکہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ بات ببانگ دہل کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ کسی ایسے اُمی انسان کو بھی قرآن کریم کے حقائق ومعارف سے آگاہ فرما سکتا ہے (خواہ اُس نے اپنی زندگی میں قرآن کریم ناظرہ بھی نہ پڑھا ہو) جسے اُس نے کسی عظیم مقصد کی تکمیل کیلئے مبعوث فرمانا ہو۔

قولہُ۔۔۔''جنابِ والا۔کیا یہ ایک تماشا نہیں کہ قدرت نے دنیا کی اصلاح کا کام جس شخص سے لینا تھا اُسے اپنے تلفظ کے اصلاح کی صلاحیت سے محروم رکھا۔آپ نے اپنے ۵ ردسمبر ۲۰۱۴ء کے خطبہ میں کسی شرمندگی کے بغیر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ قرآن پاک کی درست تلاوت آپکے بس کا روگ نہیں، یہ جوہر آنجناب کی فطرت میں رکھا ہی نہیں گیا۔(ویڈیو ٹائم :۴۹ منٹ ۱۵ سیکنڈ)''

اقولُ۔۔۔آپ سے (اولاً) ۔۔گذارش ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی انسان کو قرآن کریم یعنی اپنی اس کتاب مکنون کا علم دے جو عربی زبان جانتا ہو اور جو قرآن کریم کو درست قرأت کیساتھ بھی پڑھتا ہو بلکہ یہ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ خاکسار ایسے اُمی انسان [جس کو زندگی میں قرآن کریم ناظرہ تک پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا] پر قرآن کریم یعنی اس کتاب مکنون کے حقائق و معارف کھول دے۔خاکسار نے ہمیشہ اپنی تحریر وتقریر میں کہا ہے کہ میں دینی لحاظ سے ایک اُمی انسان تھا۔مجھے زندگی میں کسی سے قرآن کریم ناظرہ تک پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا۔خاکسار یہاں قرآن کریم کے حقائق ومعارف کے سلسلہ میں پہلے مثال اپنے آقا حضرت احمدؑ کی بیان کرتا ہے۔آپ کو واضح رہے کہ چودھویں صدی ہجری سے پہلے دنیا کے مسلمان قرآن کریم کو پڑھتے رہے تھے۔اِن میں عرب بھی شامل تھے جن کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ہر زمانے میں لاکھوں حفاظ بھی تھے۔لیکن ۱۸۹۰ء سے پہلے قرآن کریم کے کسی عالم یا کسی ماہر عرب یا کسی حافظ کو یہ پتہ نہ چلا کہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا عقیدہ جھوٹا اور ایک بے بنیاد عقیدہ ہے۔حتیٰ کہ ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ راز محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر الہاماً کھول دیا کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم دوسرے انسانوں کی مانند فوت ہو چکا ہے۔اور اس طرح حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کے زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھنے اور نزول فرمانے میں کوئی صداقت نہیں ہے۔حضرت مرزا صاحبؑ نے قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کے بارے میں قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات نکال کر عالم اسلام کے آگے رکھ دیں۔حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کی حیات کے حوالہ سے عالم اسلام آج تک بلکہ تا قیامت حضرت مرزا صاحبؑ اور آپکے پیروکاروں کے آگے لاجواب ہے۔واسطی صاحب۔یہ ہے علم قرآن اور قرآنی حقائق ومعارف کے ملنے کی مثال۔

(ثانیاً)۔۔خاکسار اب اپنی مثال پیش کرتا ہے۔میں ایک اُمی انسان تھا اور میں نے قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں پڑھا تھا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ اے عبدالغفار!! تو مرزا صاحب کے پیروکاروں کو بتا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام یعنی مصلح موعود تو محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اُس موعود زکی غلام یعنی اُس مصلح موعود نے تو اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں محمدی مریم کے ہاں بطور روحانی فرزند پیدا ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر بار بار انکشاف فرمایا کہ اے عبدالغفار!! تو اِن احمدیوں کو بتا کہ اگر وہ زکی غلام اور مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ہوتے تو پھر اُسکی پیدائش یعنی ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کے بعد بھی زکی غلام سے متعلقہ الہامی بشارتیں محمدی مریم پر کیوں نازل ہوتی رہیں؟؟ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بار بار انکشاف فرمایا کہ کسی مبشر وجود کی پیدائش کے بعد میں اُسکے بارے میں کبھی بشارت نہیں دیا کرتا اور یہ میری سنت ہے اور میری سنت میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوسکتی۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ

لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلاً (الفتح۔ ۲۴) یہ اللہ کی سنّت ہے جو پہلے گزر چکی اور تو اللہ کی سنّت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔
اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ تو اِن لوگوں کے آگے قرآن کریم میں مذکورہ میرے نبیوں اور مریم صدیقہ کے زکی غلام کی مثالیں رکھ۔ کہ جب میں نے مذکورہ نبیوں کے گھروں میں غلام پیدا کر دیئے تھے تو پھر اسکے بعد میں نے کسی نبی کو اُس موعود اور مبشر غلام کی بشارت نہیں دی تھی۔
واسطی صاحب۔۔ یہ ہے وہ قرآن کریم کے حقائق اور معارف کا علم جو میرے عظیم خدا تعالیٰ نے مجھ ایسے اُمی انسان کو بخشا ہے۔ اور اس طرح میرے خدا نے تم سب عربی دانوں اور قرآن کریم کی درست قرأت کیساتھ تلاوت کرنیوالوں کو میرے آگے (خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِھَا) کی مانند منہ کے بل گرا دیا ہے۔ واسطی صاحب۔ کسی حقیقت کو ماننا یا نہ ماننا آپکے اختیار میں ہے لیکن جماعت احمدیہ کے عالم اور عربی دان اور قرآن کریم کے ماہرین میرے اور میرے پیروکاروں کے آگے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں تا قیامت سر نہیں اُٹھا سکتے۔ یہ ہے وہ علم قرآن۔ اور یہ ہیں وہ قرآنی حقائق و معارف۔ جو اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو میرے ایسے اُمی انسان [جس کو زندگی میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا] کو بھی بخش سکتا ہے۔ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟؟؟
(ثالثاً)۔۔ جس طرح آج تم قادیانی مولوی حضرات خاکسار کو شرمندہ کرنے کیلئے مجھ پر زِیروں اور زَبروں کے استعمال کی غلطیوں کا انکشاف کرتے پھر رہے ہو۔ یہی کام حضرت احمد علیہ السلام کے بالمقابل مسلمان مولویوں نے بھی کیا تھا [واسطی صاحب۔ لیکن اُنہاں نے ہتھ ہولا رکھیا سی] تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۴۰ پر پیر سراج الحق نعمانی صاحب لکھتے ہیں۔
''جب حضرت اقدسؑ نے مولوی نذیر حسین سے مباحثہ چاہا تو مولوی نذیر حسین نے بمشورہ بٹالوی وغیرہ یہ کہا کہ میرے شاگردوں سے مباحثہ کرلو یعنی اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ دہلوی (دمشقی) ہوں اور تم ایک گاؤں کے رہنے والے ہو۔ دیہاتی آدمی کو شہر پر کیا فوقیت ہے۔ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ کے مضمون کو ادا کر دیا۔ شاباش اے نذیر حسین مردوں کا یہی کام ہے کہ کہہ جائے سو کر جائے۔ بہت مولویوں نے یہ بھی اشتہاروں میں لکھا اور زبان سے بھی کہا کہ اگر مسیح موعود ہونا چاہیے تھا تو دہلی والوں سے ہونا چاہیے۔ یہ پنجابی ڈھگا مسیح موعود کیوں بنا۔ بہت سے آدمی حضرت اقدسؑ کی خدمت میں تمسخر سے آتے بعضے غصہ سے لال پیلے ہوئے ہوتے۔ اور کھڑے کھڑے ہاتھ لمبا کر کے بڑھا کے حضرت اقدسؑ کی ریش مبارک تک ہاتھ لے جا کر کہتے ارے تو پنجابی، ارے او پنجابی ڈھگے تو مسیح بن گیا۔ خدا نے تجھے ہی ہم کو چھوڑ کر مسیح بنانا تھا۔ اسکے حق دار ہم تھے۔ حضرت اقدسؑ ہر ایک کی خاموشی سے بات سنتے اور حلم و تحمل کو کام میں لاتے۔ آخر کار مجھ سے نہ رہا گیا۔ جب ایک مولوی نے ہاتھ بڑھایا کہ ریش مبارک تک حضرت اقدس کی ہاتھ لے جا کر یہ کلمہ خبیثہ مونہہ سے نکالا تو میرا حق تھا کہ بولوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِیٴُ بِہِمۡ اِن کے پاس قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَکُمۡ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ کہنے پر تو میں بے تکلف بول پڑا کہ دور ہو کتے تجھے کیا خبر ہے اور بے تحاشہ میری زبان سے نکل گیا کہ میرے۔۔۔ کو ہاتھ لگا۔ حضرت اقدس کی طرف ہاتھ کیوں بڑھاتا ہے۔ اس وقت تو حضرت اقدسؑ خاموش ہو رہے اور بڑی بردباری دکھلائی۔۔۔'' باقی تفصیل قارئین کرام تذکرۃ المہدی سے خود پڑھ لیں۔
واضح رہے کہ آج کل قادیانی مولویوں کا بھی خاکسار کیساتھ دلی کے مولویوں سے بھی بدتر حال ہو رہا ہے۔ اگر میں پاک و ہند میں کہیں ہوتا

تو اِنکے بس میں اگر ہوتا تو یہ لوگ مجھے کچا ہی چبا جاتے۔[لیکن واسطی صاحب۔تو ہاڈا ہتھ نیں پینداا] فارسی کا یہ کتنا سچا محاورہ ہے کہ۔۔۔۔ ''می تواند شد یہودی می تواند شد مسیح''۔۔۔جب لوگ یا قوم یہودی بن جائے تو اُن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ مسیح بھی بنا دیا کرتا ہے۔

(رابعاً)۔۔واسطی صاحب۔یہ بات میرے لیے کسی شرمندگی کا باعث نہیں کہ میں دینی لحاظ سے اُمی تھا بلکہ یہی بات خاکسار کیلئے عزت و فخر اور ناز کا موجب ہے کہ بزرگ و برتر ربّ نے حضرت احمد علیہ السلام کے پیروکاروں میں سے خلیفوں، تمام بڑے بڑے علماء وفضلاء، بڑے بڑے عربی دانوں اور حافظوں کو ردّ کر کے مجھ ایسے حقیر اور اُمی انسان کو اپنے برگزیدہ بندے کی جماعت میں سے اُس گند کو صاف کرنے کیلئے چنا جو حضورؑ کے بعد آپکی جماعت میں چالیس مومنوں کے ڈرامہ سے منتخب ہونیوالے نام نہاد انتخابی اماموں نے ڈالنا تھا۔

(خامساً)۔۔واسطی صاحب۔مجھے اس بات پر بھی کوئی شرمندگی نہیں ہے کہ میں زندگی میں قرآن کریم ناظرہ بھی نہ پڑھ سکا بلکہ اب مجھے اس بات پر فخر اور ناز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اُمی نبی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیارے امام مہدی و مسیح موعودؑ سے کیے ہوئے اپنے اس وعدہ کہ۔۔''هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَ لَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ۔'' وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بُری لگے۔

واضح رہے کہ مجھے اس بات پر خوشی اور فخر ہے کہ اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیارے امام مہدی و مسیح موعودؑ سے کیے ہوئے تمام ادیان باطلہ پر دین اسلام کی فتح اور غلبہ کے اٹل وعدے کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کے تمام علماء وفضلاء، عربی دانوں اور حافظوں کو ردّ کر کے اور اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام کی جماعت میں سے تمام نام نہاد خلیفوں، بڑے بڑے علماء وفضلاء، عربی دانوں اور حافظوں کو ردّ کر کے خاکسار ایسے اُمی اور حقیر انسان کو چنا ہے۔قارئین کرام۔آپ مجھے بتائیں کہ واسطی صاحب اپنی جہالت کی وجہ سے جس بات کو میرے لیے باعث شرم قرار دیتا پھر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے ایسے اُمی انسان کو دین اسلام کی فتح اور غلبے کیلئے چننا اور مجھ ایسے حقیر انسان کو فتح اور ظفر کی کلید ہونے کا نشان بنا دینا کیا ایک اعزاز کی بات نہیں ہے؟؟ واسطی صاحب۔آپ اپنی جہالت کی وجہ سے جس بات کو میرے لیے شرمندگی کا باعث بنا رہے ہیں۔وہی بات تو میرے لیے فخر و ناز اور اعزاز کی بات ہے؟؟ خاکسار کے اس مؤقف کی تائید اور تصدیق کیلئے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ (ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ) پر فرماتے ہیں۔

''اُسکے عجائباتِ قدرت اِسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔بڑے بڑے علماء وفضلاء اُسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذلیل حقیر اُمی جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ہمیشہ سے اُسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔''

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

واسطی صاحب۔اب آپ مجھے بتائیں کہ آپکی من گھڑت دلیلوں کو مانا جائے یا کہ حضرت احمد علیہ السلام کے مذکورہ بالا حکیمانہ فرمودہ پر ایمان لایا جائے اور اُسے ہی درست سمجھا جائے؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

(سادساً)۔۔۔اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف میں فرماتا ہے۔۔۔قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعاً الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآ إِلَـهَ إِلَّاهُوَ يُحْيِـيْ وَيُمِيْتُ فَآمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (اعراف۔۱۵۹) تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔اِسکے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اُسکے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ پر اور اِسکے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

اے میرے قادیانی لاعلم بھائیو اور مولویو!! اگر اللہ تعالیٰ ایک ایسے انسان کو جو ایک دن بھی سکول نہیں گیا تھا اور وہ عربی کو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا۔اُس عظیم اُمی انسان کو اللہ تعالیٰ سیّد الانبیاء اور خاتم النبیین بنا سکتا ہے تو پھر وہ اُمت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں میرے جیسے عربی زبان سے ناواقف اور قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھے ہوئے اُمی انسان کو بھی کیا موعود زکی غلام مسیح الزماں، مصلح موعود، موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم، موعود یوسف، موعود یحییٰ، فخر الرسل، قمر الانبیاء اور نافلہ موعود کیوں نہیں بنا سکتا تھا؟؟ واسطی صاحب۔وہ ضرور بنا سکتا تھا اور اُس نے اس عاجز کو بنایا ہے۔الحمدللہ ؎ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

(سابعاً)۔۔۔واضح ہو کہ جو لوگ کسی الہامی کتاب پر ایمان تو لاتے ہوں۔اُسے درست قرأت کیساتھ پڑھتے بھی ہوں۔لیکن نہ وہ اُس الہامی کتاب کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور نہ ہی اُنکے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو بلکہ وہ الہامی کتاب کو درست اور قرأت کیساتھ پڑھنے کی وجہ سے تکبر کی مرض میں بھی مبتلاء ہوں۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں گدھے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو بہت ساری کتابیں تو اُٹھائے پھرتا ہو لیکن اُسے آتا واتا کچھ نہ ہو۔وہ الہامی کتاب کے حقائق و معارف سے کلیۃً نابلد ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الجمعہ میں یہودیوں کے حوالہ سے بیان فرماتا ہے۔۔۔مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (الجمعہ۔۶) جن لوگوں پر توریت کی اطاعت واجب کی گئی ہے مگر باوجود اسکے اُنہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، اُنکی مثال گدھے کی ہے، جس نے بہت سی کتابیں اُٹھائی ہوتی ہیں (مگر جانتا کچھ نہیں) اللہ کے احکام کا انکار کرنیوالی قوم کی حالت بہت بُری ہوتی ہے اور اللہ ظالم قوم کو کبھی کامیابی کا منہ نہیں دکھاتا۔

اے میرے لاعلم قادیانی بھائیو اور مولویو!! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی سچ ہے۔اگر محمدی مریم کو بخشے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں کی بشارت برحق ہے تو پھر اے میرے قادیانی بھائیو!! ذرا سوچو کہ ''می تواند شد یہودی می تواند شد مسیح'' کے محاورے مطابق آج تم پھر کون ہو؟؟ واسطی صاحب!! اگر میں عرض کروں گا تو شکایت ہوگی؟؟ بہتر ہے یہ فیصلہ خود ہی کرلو اور کیا یہ تمہارے لیے شرمندگی کی بات نہیں ہے؟؟

قولہٗ۔۔۔۔۔''مجھے یاد ہے کہ میری عمر سات سال سے کم تھی۔رمضان شروع ہونے والا تھا۔والد صاحب مرحوم نے میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو ایک خط میں میرے بارے میں لکھا کہ اگر یہ رمضان کے مہینے میں قرآن پاک ختم کرلے تو میں عید پر جب گھر آؤں گا تو اُسے اور اُسکے استاد (والدہ صاحبہ مرحومہ) کو انعام دوں گا۔۔۔والدہ صاحبہ مرحومہ نے پہلے مجھے یسرنا القران پڑھایا اور ماہِ رمضان کے اختتام سے قبل ہی درست قرأت کیساتھ قرآن پاک مکمل کرا دیا۔فالحمد للہ علی ذالک۔(خدا تعالیٰ میرے والدین کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین)اس حوالے سے آپکی ماموریت کے اکیس برسوں پر نظر ڈالوں تو اگر خدائے قادر وتوانا اور علیم وخبیر نے آپ کی فطرت کو''لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن''والے جوہر سے نوازا ہوتا تو قرآن پاک کی صحیح تلاوت کرنا تو ایک طرف،آپ تو قرآن پاک کے بلکہ تمام الہامی کتابوں کے حافظ ہو سکتے تھے۔آپ کو معلوم ہوگا کہ اُسی خدائے علیم نے اپنے ایک مامور کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھا دیئے۔''

اقولُ۔۔۔واسطی صاحب۔(اولاً)جواباً گذارش کرتا ہوں کہ ایک صدی قبل جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدیؑ کا دنیا میں ظہور ہوا تھا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کے اِس مامور کو عربی زبان میں مہارت کی ضرورت تھی۔کیونکہ اُس کا واسطہ عربی دانوں سے پڑنے والا تھا۔تبھی اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھا دیئے تھے۔

(ثانیاً) کیا آپ مجھے اور دیگر احمدیوں کو بتا سکتے ہیں کہ حضرت احمدؑ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادّے سکھائے گئے تھے؟؟ کیا آپؑ نے چاروں الہامی کتابوں میں سے کوئی الہامی کتاب حفظ کر رکھی تھی جو آج آپ مجھ سے یعنی محمدی مریم کے موعود زکی غلام سے کئی الہامی کتابوں کے حافظ ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟؟تفکروا وتندموا واتقوا اللہ ولاتغلوا۔

(ثالثاً) پندرھویں صدی ہجری کے سر پر آنحضرت ﷺ کے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم اور محمدی مریم حضرت احمدؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں کے زمانے کا رنگ کچھ اور ہے۔الٰہی علم میں آج اُسے عربی زبان میں مہارت اور عربی زبان کے چالیس ہزار مادوّں کی ضرورت نہیں ہے۔آج کا دور علمی اور نظریاتی دور ہے۔آج آنحضرت ﷺ کے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم اور محمدی مریم کے موعود زکی غلام کا باطل علمی اور مذہبی نظریات سے ٹکراؤ ہونا ہے۔پندرھویں صدی ہجری کے سر پر آج موعود زکی غلام مسیح الزماں کو علم ومعرفت میں کمال کی ضرورت تھی۔اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کیساتھ محمدی مریم کے موعود زکی غلام کو علم ومعرفت میں کمال کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔اور اس کا ثبوت خاکسار کا الٰہی اور الہامی نظریہ Virtue is God ہے۔جیسا کہ حضرت احمدؑ اپنی کتاب شہادت القرآن میں فرماتے ہیں۔

''یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت اُن قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا اُن کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اس طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اس کو منظور ہے کہ آثارِ رُشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں۔''(روحانی خزائن جلد ٦ صفحہ ٣٤٢)

واسطی صاحب۔قریباً اڑھائی ہزار سال قبل ایتھنز کے مرسل اور مصلح سقراط نے نوع انسان کو جو علمی مائدہ فراہم کی تھی۔اس میں اُس کے نظریات بہت اہم ہیں۔ایک علمی نظریہ یعنی کہ ہر قسم کا علم بذریعہ تصورات حاصل ہوتا ہے۔(All knowledge is knowledge through concepts) اور ثانیاً اُس کا نظریہ علم یعنی نیکی علم ہے(Virtue is knowledge)۔لوگ اُسے کہتے تھے کہ سچ بولنا اور لوگوں کی مدد کرنا نیکی ہے۔لیکن وہ جواباً کہا کرتا تھا کہ میں تم سے نیک کاموں کی فہرست نہیں پوچھ رہا بلکہ مجھے بتاؤ کہ نیکی کا تصور کیا ہے؟؟ میں نیکی کے تصور کو جاننا چاہتا ہوں۔علمی تاریخ میں بنی نوع انسان وسط دسمبر ۱۹۸۳ء تک نیکی کے اس تصور کو معلوم نہ کر سکے۔حتیٰ کہ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کو ایک مبارک جمعہ کے دن ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اُسی دن یا اگلے دن اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر Virtue is God کا الہام نازل فرما دیا۔یہی وہ نیکی کا تصور تھا جس کو سقراط اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہا اور اسی کو اُس نے علم قرار دیا تھا۔نیکی کیا ہے؟؟ اور علم کیا ہے؟؟ یہ سوالات اِنسانی علمی تاریخ میں نہ صرف مشکل ترین سوالات ہیں بلکہ انسانی عقل سے ماوَرا بھی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرہ۔۲۵۶) اور وہ اُسکی مرضی کے بغیر اُسکے علم کے کسی حصہ کو پا نہیں سکتے) کے مطابق ہم اُسکی اعانت کے بغیر اِن سوالوں کے جواب نہیں جان سکتے۔تفصیل کو چھوڑتے ہوئے خاکسار یہاں آ پکے آگے سقراطی نظریہ علم (Virtue is Knowledge) کے سلسلے میں ایک برطانوی مفکر، پروفیسر آف فلاسفی اور امریکن فیلوسوفیکل ایسوسی ایشن کے سابقہ صدر ڈبلیو۔ٹی۔سٹیس کا ایک اقتباس رکھتا ہے۔وہ ۱۹۱۹ء میں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

'But as, for Socrates, the sole condition of virtue is knowledge, and as knowledge is just what can be imparted by teaching, it followed that virtue must be teachable. The only difficulty is to find the teacher, to find someone who knows the concept of virtue. What the concept of virtue is that is, thought Socrates, the precious piece of knowledge, which no philosopher has ever discovered and which, if it were only discovered, could at once be imparted by teaching, where upon men would at once become virtuous.'(A critical history of Greek philosophy by W.T. Stace p.149)

ترجمہ۔لیکن جیسا کہ سقراط کیلئے نیکی کی تنہا شرط اِس کا علم ہونا ہے اور جیسا کہ علم قطعی ہے جس کو بذریعہ تعلیم سکھایا جا سکتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بھی قابل تعلُّم ہونی چاہیے۔مشکل صرف یہ ہے کہ کسی معلم کو ڈھونڈا جائے جو نیکی کا تصور جانتا ہو۔نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور جو علم کا انمول جز ہے جس کو کسی مفکر نے آج تک دریافت نہیں کیا اور اگر کبھی وہ دریافت ہو گیا تو فوراً اُسے پڑھایا جائے گا اور اِس طرح انسان فوراً نیک ہو جائیں گے۔

یاد رکھیں کہ میری فہم و فراست کے مطابق اگر تمام جدید مغربی فلسفہ(western philosophy) کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے

اوردوسرے پلڑے میں سقراط کا نظریہ علم (نیکی علم ہے) رکھ دیا جائے تو یقیناً سقراط کا یہ نظریہ علم سارے مغربی فلسفہ پر بھاری ہے۔لیکن اسکے باوجود میں کہوں گا کہ سقراط نے اپنے نظریہ علم میں ہمیں علم کی کسی تعریف سے آگاہ نہیں فرمایا بلکہ اِسے جاننے اور اِسکی تعریف سے آگاہ ہونے کیلئے صرف صحیح سمت کا تعین کیا تھا۔

جاننا چاہیے کہ نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور وہ جو انمول علم ہے۔وہ جس کو انگریز صوفی شاعر جان کیٹس (John Keats/1795/1821) نے حسن اور سچ کا نام دیا۔ ؎ Beauty is truth and truth beauty that is all

Ye know on earth and all ye need to know

اور حضرت بابا بلھے شاہؒ نے اِسی نیکی کو ''الف'' قرار دیا تھا۔جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔ ؎ اِکو اَلف تینوں درکار علموں بس کریں اُو یار

واضح رہے کہ ''نیکی کا یہ تصور'' اعلیٰ اِنتہائی ہمہ گیر حق (Supreme Ultimate Universal Truth) ہے۔وہی خدا ہے جو اِس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ضرور تھا کہ یہ عقدہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام پر آشکار ہوتا۔فلسفہ کی معلوم تاریخ میں صرف سقراط کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ فلسفہ کو آسمانوں سے زمین پر لایا۔جیسا کہ ایک قدیم اطالوی (رومن) سیاستدان اور فلسفی مارکوس ٹولیئس سسرو لکھتے ہیں:۔

"Socrates was the man to bring Philosophy down from the heavens and set her firmly in cities on earth, bringing her into the homes of the people, and making them consider their lives and their standards of behaviour." [Cicero, Fragments V4, 10]

''سقراط (Socrates) پہلا اِنسان تھا جو فلسفہ کو آسمانوں سے نیچے لایا۔اِسے زمین پر شہروں میں پختگی کے ساتھ قائم کیا۔لوگوں کے گھروں میں لایا تا کہ وہ اپنی زندگیوں اور اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیں۔''

واسطی صاحب۔۔اور یا پھر حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ'' یعنی گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہی الٰہی نظریہ وہ ''اعلیٰ انتہائی ہمہ نظریہ'' ہے جس کی اس وقت علمی میدان میں انسانوں کو تلاش ہے۔جیسا کہ اِسی ضمن میں ڈبلیو ٹی سٹیس لکھتے ہیں۔

"All sciences tend to generalise, to reduce multitudes of particular facts to single laws. Philosophy carries this process to its highest limit. It generalises to the utmost. It seeks to view the entire universe in the light of the fewest possible general principles, in the light, if possible, of a single ultimate principle."(A critical History of Greek Philosophy by W.T. Stace-P,3)

’’تمام سائنسز میں عمومیت کا رُجحان یعنی بے شمار انفرادی حقائق سے ایک عمومی قانون اَخذ کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔فلسفہ اس عمل کو اِنتہا تک لے جاتا ہے۔یہ حَتّی المقدور حد تک تعمیم سازی کرتا ہے۔یہ کوشش کرتا ہے کہ کائنات کی چند عمومی اصولوں کی روشنی میں تشریح کی جائے اور اگر ممکن ہو تو ایک ہی اِنتہائی اصول کی روشنی میں۔‘‘

واسطی صاحب۔۔نظری طور پر اس نظریہ(Virtue is God) سے آگے بڑھنا انسانوں کیلئے ممکن نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہی الٰہی اور یہی الہامی نظریہ ’’اُم النظریات‘‘ ہے۔ہر مادّی اور غیر مادّی نظریہ بالآخر اسی الٰہی اور الہامی نظریہ سے جنم لیتا ہے لیکن یہ نظریہ بذات خود کسی نظریہ سے جنم نہیں لیتا اور نہ ہی یہ کسی اور نظریہ کا محتاج ہے۔حتیٰ کہ سقراط کا نظریہ علم Virtue is knowledge بھی اسی الٰہی نظریہ سے پھوٹتا ہے۔وہ وقت قریب ہے کہ جب دنیائے علم میں لوگ افلاطون اور ارسطو کو انشاء اللہ تعالیٰ بھول جائیں گے۔اسی طرح نیوٹن اور آئن سٹائین بھی پس پشت چلے جائیں گے۔دنیائے علم میں یہی الٰہی اور الہامی نظریہ طلباء کا اوڑھنا اور بچھونا ہوگا اور اسی الٰہی نظریہ پر تا قیامت مزید تحقیق ہوتی چلی جائے گی۔اسی ’’اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ‘‘ کی وجہ سے محمدی مریم کے اس موعود زکی غلام کو ہمیشہ ہمیش کیلئے علمی میدان میں علم وحکمت کے امام کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔واسطی صاحب۔ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اِس کو عطا کرتا ہے۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے۔یُؤۡتِی الۡحِکۡمَۃَ مَنۡ یَّشَآءُ وَ مَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (البقرہ۔۲۷۰)وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔اور جو بھی حکمت دیا گیا تو یقیناً اُسے خیر کثیر دے دی گئی۔اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

آخر میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ اِلٰہی نظریہ ’’نیکی خدا ہے‘‘(Virtue is God) نہ صرف ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی صداقت کا کھلا ثبوت ہے بلکہ خاکسار کے اِس پیشگوئی کے مصداق ہونے کی علمی، اِلہامی اور قطعی دلیل ہونے کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔جیسا کہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔’’وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَ الۡاٰخِرِ۔مُظۡھَرُ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔‘‘

واسطی صاحب۔۔اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے درج بالا الہامی الفاظ میں اپنی چند صفات کا ذکر فرمایا ہے اور اِن صفات کا اُسکے کامل علم اور اُسکی کامل معرفت کیساتھ تعلق ہے۔مثلاً،اوّل،آخر،ظاہر،باطن،اعلیٰ اور حق وغیرہ۔ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں پر اپنی اِن صفات کیساتھ جلوہ گر ہوتا اور اپنی اِن صفات کا اُسے بطور خاص اور بدرجہ اتم علم دے کر اُسکے علم اور معرفت کو کمال پر پہنچا دیتا۔ہر صاحب فہم اور صاحب بصیرت انسان خاکسار کے اِلٰہی نظریہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام مسیح الزماں کی مذکورہ بالا علمی، اِلہامی اور قطعی علامتیں بخوبی پڑھ سکتا ہے یا بالفاظ دیگر وہ دیکھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان

فرمودہ اپنی مذکورہ صفات اوّل، آخر، ظاہر، باطن، اعلیٰ اور حق کا مدعی پر بطور خاص ظہور فرما کر اُس کو نہ صرف علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا ہے بلکہ اُسے مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مُظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ بھی بنایا ہے۔

كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کی حقیقت۔۔۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق فرمایا ہے ''كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ''۔ اِس عربی عبارت کے معنی ہیں کہ یقینا اللہ آسمان سے اُترا۔ عام طور پر افرادِ جماعت اِن الفاظ کو پڑھ کر آگے گزر جاتے ہیں اور کوئی اِن پر غور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام مسیح الزماں کے متعلق یہ الفاظ کیوں نازل فرمائے تھے؟؟ اگر افرادِ جماعت اِن الہامی الفاظ پر ہی تھوڑا بہت غور و فکر فرما لیتے تو یہ الفاظ ہی خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کی قلعی کھول رہے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے الفاظ کسی ایسے اِنسان کیلئے نازل فرمائے گا جو بظاہر اِنتہائی معمولی، غریب اور اُمّی ہو لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کیساتھ اُسے محمدی مریم کا زکی غلام بنا دے اُسی طرح جس طرح اُس نے پہلے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ موسوی مریم کو ایک زکی غلام عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ایسا زکی غلام جب بحکم اِلٰہی جماعت احمدیہ میں کھڑا ہوگا تب جماعتی مقتدر لوگ طاقت اور تکبر کے نشے میں اُس کے معمولی ہونے اور اُسکی غربت کی بدولت اُسے قبول کرنے کی بجائے اُس کا اور اُسکے اصحاب کا جماعت احمدیہ سے اخراج، مقاطعہ اور مذاق اُڑاتے پھریں گے۔ جماعی مولوی اُسکی زِیر زَبر کی غلطیاں نکالتے پھریں۔ جماعت کے خلیفے خدا ہی کے نام پر اُس کی زبان بندی کرتے ہوئے اُس کو آواز کی سولی پر چڑھا دیں گے اُسی طرح جس طرح بدبخت یہودیوں نے موسوی زکی غلام کو کاٹھ کی صلیب پر چڑھایا تھا۔ ؎ مجھ کو سولی دی گئی آواز کی میں شہید وقت ہوں تحریر کا

اور پھر جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے معمولی بندے موسوی زکی غلام کو صلیب سے بچانے کیلئے آسمان سے اُترا تھا اِسی طرح اپنے محمدی زکی غلام کو بھی بچانے کیلئے آسمان سے اُتر آئے گا۔ عقل ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ ایک سچے اور معمولی انسان کی مدد کرنے کیلئے ہی اللہ تعالیٰ قبل از وقت ایسے الفاظ نازل فرمایا کرتا ہے یعنی كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ گویا خدا (اُسکی مدد کرنے کیلئے) آسمان سے (زمین پر) اُترے گا۔ واسطی صاحب۔ لیکن برخلاف اِسکے اگر کوئی اِنسان امام مہدی و مسیح موعود اور ایک اُمتی نبی کا لڑکا ہو۔ وہ کل جماعت کی آنکھوں کا تارا ہو۔ خلیفہ بننے سے پہلے ہی ایک خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں وہ عملاً خلیفہ بنا ہوا ہو۔ افرادِ جماعت اُسے نوجوانی میں خلیفہ بنا دیں۔ اُسکے دعویٰ مصلح موعود سے پہلے ہی افرادِ جماعت اُسکے مصلح موعود اور نشان رحمت ہونے کا اعلان کرتے پھریں (الغلام ڈاٹ کم۔ نیوز نمبر ۵)۔ لاکھوں کی جماعت اُسکے قبضہ میں ہو اور وہ سب اُس کیلئے اپنی جان مال اور عزت کی قربانی دینے کیلئے اُسکے آگے ہمہ وقت تیار کھڑے ہوں۔ جماعت کا سارا خزانہ اُسکے قبضہ قدرت میں ہو۔ آپ ایسے سینکڑوں علماء و فضلاء اُسکی قلمی اور علمی معاونت کیلئے اُسکے آگے پیچھے کھڑے ہوں۔ ایک نظام کیساتھ جماعت احمدیہ کو وہ ایک فوج میں تبدیل کر دے۔ تو عقل ہمیں کہتی ہے کہ ایسے اِنسان کی مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی کہ وہ قبل از وقت اُس کیلئے فرماتا کہ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ گویا خدا (اُسکی مدد کرنے کیلئے) آسمان سے اُترے گا؟ ایسا

انسان جس نے خدا کے بندوں کو ایک جبری نظام میں باندھ کر اپنے بندے بنالیا ہو وہ تو خود خدا بن جاتا ہے۔ ایسے انسان کو کسی خدا کی مدد کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے اور نہ ہی ایسے انسانوں کی مدد کرنے کیلئے خدا آسمان سے اُترا کرتا ہے؟ لہٰذا عقلی طور پر کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے اور نہ ہی ہو سکتے تھے۔ یہ الفاظ کسی غریب اور بے کس کی طرف اشارہ کررہے ہیں جن کی مدد کیلئے اللہ تعالیٰ پہلے بھی آسمانوں سے اُترا اور آج بھی اِنشاء اللہ تعالیٰ اُسکی مدد کیلئے آسمان سے اُترے گا۔ واسطی صاحب۔۔۔ لہٰذا دین اسلام کی فتح اور کامل غلبہ کیلئے پندرھویں صدی ہجری کے سر پر آج محمدی مریم کے موعود زکی غلام کو نہ عربی زبان میں مہارت کی ضرورت ہے اور نہ ہی اُس کو عربی زبان کے چالیس ہزار مادّوں کی ضرورت تھی بلکہ علم و معرفت میں کمال یعنی خیر کثیر کی اُسے ضرورت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں اس عاجز کو بخشی گئی ہے۔ الحمدللہ ربّ العالمین ثم الحمدللہ ربّ العالمین۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۵ رجنوری ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆

لا یُمسہ الاالمطھرون

کوئی چُھو نہیں سکتا {قرآنِ پاک کو} سوائے پاک لوگوں کے

محترمی جنابِ عبدالغفار جنبہ صاحب—

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

لایمسہ الاالمطھرون قرآنِ پاک کے ایسے عام فہم الفاظ ہیں کہ ان سے ہر پڑھا لکھا احمدی آگاہ ہے—ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ ان عربی الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ قرآنِ پاک کو پاک لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں چُھو سکتا—اسی طرح ہر ذی شعور انسان بخوبی جانتا ہے کہ ایک ناپاک ترین انسان بھی قرآنِ پاک کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا سکتا ہے، اسے چُھو سکتا ہے اور ایسا کرنے سے کوئی قانونِ قدرت اس کی راہ میں حائل نہیں ہوتا— اس لیئے لامحالہ اس آیہء کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ قرآنِ پاک کے حقائق و معارف اور اس کے اندر بیان کیئے گئے اسرار و رموز سے پاک لوگوں کے علاوہ کوئی اور شخص آگاہ نہیں ہو سکتا۔

عقل و خرد رکھنے والا ہر دیانت دار انسان یہ تسلیم کرے گا کہ اگر کسی شخص کو خداوندِ قدوس نے یہ صلاحیت نہیں دی کہ وہ کسی جسم کو چُھو سکے تو اسے اس کے مغز تک رسائی کی صلاحیت کا ملنا خارج از امکان ہے -

جنابِ والا— کیا یہ ایک تماشا نہیں کہ قدرت نے دنیا کی اصلاح کا کام جس شخص سے لینا تھا اُسے اپنے تلفظ کے اصلاح کی صلاحیت سے محروم رکھا—آپ نے اپنے ۵ دسمبر ۲۰۱۴ کے خطبہ میں کسی شرمندگی کے بغیر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ قرآنِ پاک کی درست تلاوت آپ کے بس کا روگ نہیں، یہ جوہر آنجناب کی فطرت میں رکھا ہی نہیں گیا— **{ویڈیو ٹائم: ۴۹ منٹ ۱۵ سیکنڈ}**

مجھے یاد ہے کہ میری عمر سات سال سے کم تھی—رمضان شروع ہونے والا تھا-والد صاحب مرحوم نے میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو ایک خط میں میرے بارے میں لکھا کہ اگر یہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ پاک ختم کرلے تو میں عید پر جب گھر آؤں گا تو اسے اور اس کے استاد {یعنی والدہ صاحبہ مرحومہ} کو انعام دوں گا-

والدہ صاحبہ مرحومہ نے پہلے مجھے یسرنا القرآن پڑھایا اور پھر ماہِ رمضان کے اختتام سے قبل ہی درست قراءت کے ساتھ قرآنِ پاک مکمل کرادیا- فالحمدللہ علی ذالک- {خداتعالیٰ میرے والدین کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے-آمین} اس حوالے سے آپ کی ماموریت کے اکیس برسوں پر نظر ڈالوں تو اگر خدائے قادر و توانا اور علیم و خبیر نے آپ کی فطرت کو "لایمسہ الاالمطھرون" والے جوہر سے نوازا ہوتا تو قرآنِ پاک کی صحیح تلاوت کرنا تو ایک طرف، آپ تو قرآنِ پاک کے بلکہ تمام الہامی کتابوں کے حافظ ہو سکتے تھے - آپ کو معلوم ہو گا کہ اُسی خدائے علیم نے اپنے مامور کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھا دیئے تھے-

اب آیئے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کی طرف جس میں واضح طور پر کہا گیا کہ ایک **وجیہہ اور پاک لڑکا** تجھے دیا جائے گا- "لایمسہ الاالمطھرون" کی اصل روح کی طرح کیا پاک لڑکے سے یہ مراد تھی کہ اُس لڑکے کو ڈسٹلڈ واٹر سے غسل دیا جائے گا یا آبِ زمزم سے نہلایا

جائے گا؟ نہیں اور قطعاً نہیں بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ اُس موعود لڑکے کی فطرت میں وہ جوہر رکھا جائے گا جس کے نتیجے میں وہ قرآنِ پاک کے حقائق و معارف اور اسرار و رموز سے آشنائی حاصل کرے گا۔ مصلح موعود کی فطرت کے اندر موجود اس جوہر کو ایک طرف تو آپ کے مسلمات کی رو سے بھی خلیفہء راشد حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چشمِ بصیرت نے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ اسے پہچانا بلکہ بیان بھی کیا اور دوسری طرف خدائے قدیر نے تفسیرِ کبیر اور دیگر لامتناہی معارف کے بیان کی صورت میں ایک فعلی شہادت دنیا کے سامنے رکھوادی کہ لایمسہ الا المطھرون کی روح کے مطابق اسی پاک لڑکے کی بشارت حضرتِ اقدس حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی جسے قرآنِ پاک کے اسرار و رموز بتانے میں خدا تعالیٰ کی مشیت میں خلیفہء راشد کی براہِ راست تربیت بھی شامل تھی۔

محترم جنبہ صاحب—آپ اپنے ۵ دسمبر ۲۰۱۴ کے اسی خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ جب ایک نبی سے اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے تو ممکن ہے کہ اپنے دعویٰء مصلح موعود و زکی غلام کو سمجھنے میں آپ سے بھی اجتہادی غلطی ہو گئی ہو **{ویڈیو ٹائم ۹منٹ ۴۵ سیکنڈ}** —چنانچہ آپ اسی امکان کے پیشِ نظر، وسیع القلبی اور لچک کا مظاہرہ کرتے ہوئے باہمی گفت و شنید کی دعوت دیتے ہیں لیکن جنابِ جنبہ صاحب آپ اسی خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد بھی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی مثال **زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد** جیسی ہو اُن کے ساتھ گفت و شنید نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوا کرتی۔

{ویڈیو ٹائم ۱۲:۰۰ تا ۱۲:۱۶} - شاید آپ اپنے اسی ایمان اور تیقن کے بل بوتے پر گفت و شنید کرنے اور کروڑوں روپے کے انعامات پیش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

جنبہ صاحب—کیا آپ کو یاد ہے کہ اپنے الہامات، کشوف اور تصورات کے اسی تانے بانے کی ماہیت کو سمجھنے کے لیئے آپ نے کس طرح گڑگڑا گڑگڑا کر اور گریہ وزاری سے حضرت خلیفہ رابع کے حضور التجائیں کی تھیں کہ وہ آپ کی رہنمائی کریں کہ کہیں یہ سب کچھ آپ کے نفس کا دھوکا تو نہیں۔ آپ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جو فیصلہ بھی کریں گے آپ اسے تسلیم کریں گے اور ہر حال میں ان کے مطیع اور فرمانبردار رہیں گے کیونکہ خدا نے آپ کو بتایا تھا کہ حضرت خلیفہ رابع خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امیر المؤمنین ہیں—حوالہ پیشِ خدمت ہے:

"آپ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ مومنوں کے امیر ہیں—میری حیثیت تو صرف ایک غلام کی سی ہے—جب میں اپنے آپ کو آپ کا غلام کہتا ہوں تو یہ بھی اس لیئے کہتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس بات کا مجھ پر انکشاف فرمایا ہے—آقا کے آگے غلام کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔"

"اے میرے سیّد - اگر آپ چاہیں تو ان گزارشات کو قبول فرما لیں اور اگر چاہیں تو ان کو رد کر دیں — میں ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا اور آپ کا شکر گزار ہوں—آمین۔ ہر حال میں آپ کی پیروی مجھ پر فرض ہے اور میں اپنے اس فرض سے کبھی بھی کوتاہی نہیں کر سکتا"

{"غلامِ مسیح الزماں" صفحہ ۱۰۳-۱۰۲ }

جنابِ والا—جب اُس پاک انسان نے آپ کی کیفیات و محسوسات کے بارے میں فیصلہ کر دیا کہ یہ سب کچھ آپ کے دماغی عارضے کی کارفرمائی ہے تو اپنے نفس کے خلاف ہونے والے اس فیصلے پر آپ کے اندر کا باغی مشتعل ہو گیا، آپ اپنے تحریری وعدے سے منحرف ہو گئے اور آپ نے خدا کے مقرر کردہ اُسی امیر المؤمنین کو نعوذ باللہ فراڈی خلیفہ اور بلائے دمشق قرار دینے میں کوئی عار محسوس نہ کی اور وہ بھی ان کی وفات کے بعد - اناللہ وانا الیہ راجعون -

{جسے آپ زبر کے ساتھ یعنی آلیہ پڑھتے ہیں} - اس سے بڑھ کر **زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد** کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے؟ کیا آپ اب بھی توقع رکھتے ہیں کہ کوئی ذی شعور انسان آپ کے ساتھ آپ کے اپنے بیان کے مطابق کسی نتیجہ خیز گفت و شنید کی توقع رکھ سکتا ہے؟

جنابِ والا-میں حضرت خلیفہ رابع کا معتقد ہی نہیں بلکہ ان کی غیر معمولی ذہانت و فطانت اور حقائق الاشیاء کے ادراک کے لیئے خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملنے والی استثنائی صلاحیت کا چشم دید گواہ بھی ہوں-آپ کے بارے میں اُن کی تشخیص پر اعتماد کرتے ہوئے میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ نے خود کو خارجی حقائق سے الگ تھلگ کر کے اپنی سوچوں کے تانوں بانوں سے تعمیر کردہ ایک خیالی جنت کا اسیر بنالیا ہے—یقین جانیئے کہ خلیفہ رابع جیسی نابغہ ءروزگار شخصیت جب **زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد** کے مصداق آپ کو ٹس سے مس نہ کر سکی تو اس عاجز کے ساتھ آپ کی گفت و شنید کیسے نتیجہ خیز ہو سکتی ہے ؟اس مقصد کے حصول کے لیئے روئے زمین پر موجود کوئی بھی شخص آپ کی مدد نہیں کر سکتا-یہ صرف اور صرف آپ ہی ہیں کہ اپنی مدد کر سکتے ہیں-اگر آپ اپنی تعمیر کردہ تصوراتی جنت کے خول سے باہر نکلیں اور آہستہ آہستہ اپنی سوچ کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل و خرد کی بنیادوں پر استوار کریں تو اب بھی ممکن ہے کہ آپ اپنی نفسانی اور نفسیاتی واردات کو حقیقتِ حال کے آئینے میں دیکھ سکیں—

جنبہ صاحب—جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میرا نقطہ ءنظر غلط بھی ہو سکتا ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک یہ امکان موجود ہے کہ وہ اپنے ارد گرد بُنے ہوئے اپنی سوچوں کے جال سے باہر نکل کر حقیقت کو تسلیم کر لینے کی توفیق پا سکتا ہے — خدا کے لیئے اپنے تعمیر کردہ خول سے خود کو باہر نکالیئے-پہلے اپنے **"دائرہءاستعداد"** کو پہچانیئے اور اس کے بعد کسی پیشگوئی کے **"دائرہءبشارت"** کا جائزہ لیجیئے-خدا کے لیئے اور خدا کے لیئے اور خدا کے لیئے حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی قائم کردہ جماعت سے مذاق نہ کیجیئے-مقامِ ماموریت کو اس درجہ پستی پر نہ گرادیجیئے کہ اکیسویں صدی کے اذہان گزشتہ مامورینِ من اللہ کو بھی ایک کھیل تماشا سمجھ دینِ حق ہی سے بیزار ہو جائیں-وآخر ناودعونا ان الحمدللہ رب العالمین-

والسلام-احقر العباد

خاکسار-خالد واسطی

۱۰ دسمبر ۲۰۱۴